گوہر ناشناختہ



آیت اللہ العظمیٰ
قبلہ محمد حسین نجفی صاحب

تحریر
محمد علی حاشر

پیش لفظ

آیت اللہ العظمی قبلہ محمد حسین نجفی المعروف ڈھکو صاحب جیسی شخصیت کے نام سے عالم اسلام واقف ہے ۔ یہ الگ بات ہے کہ جب ان سے پوچھا جائے کہ آیت اللہ العظمی قبلہ محمد حسین نجفی کون ہیں؟ کیا آپ نے ڈھکو صاحب کو کبھی سنا، یا دیکھا ہے؟ تو آگے سے جواب آتا ہے جی بالکل جو بہت بڑے ذاکر اہلبیتؑ ہیں ۔

اگر کوئی شخص ایسا کہتا ہے تو انہیں آیت اللہ العظمی قبلہ محمد حسین نجفی کی شخصیت کا مختصر تعارف کرانے کے لیئے محمد علی حاشر کا لکھا ہوا یہ کتابچہ تھما دیا جائے تو امید ہے ناواقف حضرات بھی آیت اللہ العظمی قبلہ محمد حسین نجفی جیسی شخصیت کے بارے میں جان سکیں گے ۔

قارئین سے دوسری گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ آیت اللہ العظمی قبلہ محمد حسین نجفی کے فتاویٰ جات کے متعلق جو باتیں زبان زد عام ہیں ان پر ہرگز کان نہ دھریں ۔ حال ہی میں عابد ثقلین نامی نوجوان نے آیت اللہ العظمی قبلہ محمد حسین نجفی صاحب کے فیس بک پر لائیو مذاکروں کو کتابی شکل میں ترتیب دیا ۔ جس کی پہلی جلد شائع ہو کر مارکیٹ میں آچکی ہے لہذا اگر اس کتاب کا مطالعہ کیا جائے تو آیت اللہ العظمی قبلہ محمد حسین نجفی کی فتاویٰ جات کھل کر آپکے سامنے آجائیں گے ۔

محمد علی حاشر کی دین حق کے پیغام کو سوشل میڈیا پر عام کرنے کی خدمات رہتی دنیا تک یاد رکھی جائیں گی ۔ انہی کی بدولت سوشل میڈیا پر ہمیں آیت اللہ العظمی قبلہ محمد حسین نجفی کی مجالس عزاء اور دینی خدمات با آسانی حاصل ہو رہی ہیں ۔ دعا ہے کہ خداوند عظیم یہ سلسلہ جاری رکھنے لیئے محمد علی حاشر کی توفیقات خیر میں مزید اضافہ فرمائیں آمین ۔

الاحقر

علی رضا احمدانی (ایڈیٹر روزنامہ سچ سویرا ڈیرہ غازی خان)

گوہر ناشناختہ

آیت اللہ العظمی الشیخ محمد حسین نجفی مدظلہ العالی

اس سے پہلے کہ کوئی بات کہوں یہ بتانا ضروری ہے کہ میرا تعلق کسی حوزے سے نہیں ہے نہ ہی میں مدرسے کا دینی طالب علم ہوں۔ میں ان احباب کے قبیلے سے تعلق رکھتا ہوں جو تلاش حق میں رہتے ہیں، علمائے حقہ کو نعمت خداوندی سمجھتے ہوئے انکی عزت وتکریم بجالاتے ہیں اور خدا کا صد شکر ادا کرتے ہیں۔ اس پوری تحریر کو ایک عوامی سطح پہ رہنے والے ایک عام سے فرد کی زبان سمجھا جائے اور اگر کہیں کوئی جسارت محسوس ہو تو نادانی سمجھ کے معاف کر دیا جائے یا نشاندہی کی جائے۔

میرا تعارف آیت اللہ العظمی قبلہ محمد حسین نجفی سے 2013 میں ہوا۔ جب مجھے قبلہ کے میزبان جناب سید اشتیاق کاظمی صاحب نے اپنے مدرسے امامیہ مشن بری، گریٹر مانچسٹر میں دعوت دی جہاں قبلہ نجفی صاحب قیام پذیر تھے۔ میرے لئے سب سے زیادہ اعزاز کی بات یہ تھی کہ ایک مرجع سے ملنے کا موقع ملے گا، تعجب اس پہ تھا کہ مجھے پہلے کیوں نہ پتہ چل سکا کہ پاکستان میں بھی مرجع تقلید موجود ہیں۔ میں جب پاکستان میں تھا تو حتی امامیہ سٹوڈنٹس آرگنائزیشن کا فعال کارکن ہوتے ہوئے بھی مجھے یہ نہ پتہ چل سکا کہ وہ شخصیت جو ڈھکو صاحب کے نام سے مشہور ہے وہ مرجع تقلید ہیں ورنہ میں پاکستان میں ہی دیوانہ وار ان تک پہنچ جاتا۔ خیر خدا کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ جو کام پاکستان نہ ہو سکا، دیار غیر میں انجام پایا۔

میرے تمام اہل سنت برادران جن کو مرجع تقلید کا نہیں پتہ کہ کیا ہوتا ہے۔ ان کے لئے آسان لفظوں میں مرجع تقلید دینی معاملات میں سب سے اعلی مہارت رکھنے والے کو کہا جاتا ہے اور صرف وہی فتوی دے سکتا ہے۔ اسکے علاوہ کوئی اور عالم دین فتوی نہیں دے سکتا۔ اس وقت پورے پاکستان میں صرف ایک صاحب رسالہ مرجع تقلید ہیں اور وہ الشیخ محمد حسین نجفی ہیں۔ پاکستان سے تعلق رکھنے والے دوسرے صاحب رسالہ مرجع تقلید نجف اشرف میں قیام پذیر ہیں۔ پوری دنیا میں مراجع کرام انگلیوں پہ گنے جاسکتے ہیں یعنی یہ درجہ انتہائی محنت اور خدا کے خاص فضل سے حاصل ہوتا ہے۔

مجھے قبلہ کے ساتھ دو دن رہنے کا موقع ملا۔میرے کچھ سوالات تھے جو اکثر مجالس میں خطباء کی تقاریر کے دوران اٹھا کرتے تھے لیکن کوئی تسلی بخش جواب نہ مل پاتا تھا۔ان تمام سوالوں کی الجھنیں آیت اللہ العظمی قبلہ محمد حسین نجفی نے دور کر دیں۔اور میں ان کا گرویدہ ہو گیا۔

مجھے یاد ہے کہ میں مدرسے کی سیڑھیاں جو ہال کی طرف جاتی تھیں، چڑھتے ہوئے کافی پر جوش تھا۔ قبلہ نجفی صاحب اپنے مخصوص انداز میں دیوار کے ساتھ بیٹھے تھے۔میں آیا اور سید اشتیاق کاظمی صاحب نے میرا تعارف کروایا:

"قبلہ یہ حاشر ہے۔ پاکستان سے یہاں اعلی تعلیم حاصل کرنے آیا ہے اور آپ سے ملنا چاہتا ہے"

قبلہ کو تقریبا 10 سے 15 سیکنڈ لگے اپنے گھٹنوں پہ وزن ڈال کے کھڑے ہوتے ہوئے۔میں کہتا رہ گیا کہ آپ تشریف رکھیں لیکن وہ اٹھ کے ملے، گلے لگایا۔حال احوال پوچھا اور تھوڑے مزید تعارف کے بعد قبلہ مطالعے میں مصروف ہو گئے۔اس وقت غالبا قرآن پڑھ رہے تھے اور وقتا فوقتا بات کا جواب دیتے رہتے تھے۔میں حیران اور متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا کہ ایک مرجع تقلید مجھ جیسے اجنبی نوجوان سے یوں اٹھ کے ملے۔خدایا میں کہیں خواب تو نہیں دیکھ رہا۔

یہ میرے وہ پہلے چند لمحات تھے جہاں سے میرا سفر ایک غیر روایتی مرجع کے ساتھ شروع ہوا۔مجھے یقین ہے کہ ہزاروں لوگ اسی منظر نامے سے گزرے ہوں گے۔اس دن سے لے آج تک تقریبا 8 سال ہونے کو آئے۔خدا نے آیت اللہ العظمی قبلہ محمد حسین نجفی کے ساتھ انتہائی قریبی لمحات سے نوازا۔اور میں نے ان آٹھ سالوں میں قبلہ کو ایک غیر روایتی مرجع تقلید پایا۔میں انہیں ایک غیر روایتی مرجع انکی درجہ ذیل خصوصیات کی وجہ سے کہہ رہا ہوں۔

عام طور پہ مراجع کرام نجف اشرف اور ایران میں ہی قیام کرتے ہیں جیسا کہ آیت اللہ العظمی حافظ بشیر نجفی صاحب نے کیا جنہوں نے اعلی تعلیم حاصل کرنے کے بعد نجف اشرف کو ہی ترجیح دی اور آج انکا سکہ پوری دنیا میں چلتا ہے۔عراق کے چار بڑے مراجع کرام میں انکا شمار ہوتا ہے۔ پوری دنیا سے لوگ خصوصا پاکستانی اور ہندوستانی ان سے ملنے جاتے ہیں۔وہ غالبا ایران، عراق میں واحد اردو بولنے والے مرجع ہیں۔اسکے برعکس آیت اللہ العظمی قبلہ محمد حسین نجفی صاحب نے واپس پاکستان آنے

کو ترجیح دی۔

جب واپس آرہے تھے تو اساتذہ نے روکا بھی کہ آپ رک جائیں۔استخارہ کیا تو وطن واپس آنے کی طرف اشارہ ملا۔مولا علی علیہ السلام کی ضریح پہ وعدہ کیا کہ جس طرح دین محمد (صلی اللہ علیہ والہ وسلم)، قرآن اور چودہ کے فرمان میں پایا، ویسا ہی اپنی قوم تک پہنچاوں گا اور واپس آ کے تقریر، تحریر اور تدریس میں مشغول ہو گئے۔

اب عوامی سطح کی بات

مجھے ایک ایسا مرجع عالی قدر نصیب ہوا جو میری ہی زبان بولتا ہے، میرے معاشرے کو جانتا ہے، میرے رہن سہن کو جانتا ہے، میرے رسوم و رواج سے واقف ہے اور جن سے رابطے کے لئے مجھے کسی کا سہارا لینا نہیں پڑتا۔جتنا فائدہ اور اثر مجھ جیسے شخص کی روزمرہ زندگی پہ قبلہ کے پاکستان میں ہونے سے پڑا ہے اتنا اگر قبلہ نجف ہی قیام کر جاتے تو کبھی نہ ہو پاتا۔صاحبان علم اور علماء حضرات شاید میری اس بات سے اختلاف کریں لیکن ذیل میں اٹھائے جانے والے نکات اس کا ازالہ کر دیں گے۔

دوسرا کام جو قبلہ نے غیر روایتی مرجع ہونے کے ناطے کیا وہ تھا اپنا کسی بھی علاقے کے لئے کوئی بھی وکیل یعنی اپنا نمائندہ مقرر نہ کرنا اور اپنی رسائی عوام الناس کے لئے آسان بنا دینا حالانکہ تمام مراجعین کی طرح انکے مقلدین بھی دنیا بھر میں ہیں۔انتظامی طور پہ جہاں وکلاء کا ہونا بہتر ہے وہیں کچھ ایسے معاملات بھی ہیں کہ جن میں مراجع کرام کے وکلاء کا ہونا نعمت کی بجائے زحمت بن جاتا ہے۔

میں ذاتی طور پہ گواہ ہوں کہ کچھ وکلاء نے اپنی حد سے تجاوز کیا اور غلط اقدام کئے۔اگر ان مرجع تقلید کے سامنے وہ مسائل لائے جاتے کہ جن کے وہ وکیل ہیں تو وہ کبھی وہ نہ کرتے جو ان وکلاء نے کیا۔یعنی وکلاء سے غلطی کا زیادہ امکان ہوتا ہے۔اور بعد میں مرجع تقلید کی طرف نسبت دی جاتی ہے۔دوسرا یہ کہ بعض معاملات ایسے ہوتے ہیں جنہیں وکلاء حضرات مراجع کرام تک پہنچنے ہی نہیں دیتے۔تیسرا یہ کہ عوامی سطح پہ ایک دربار عالیہ کا سا سماں معلوم ہوتا ہے۔بادشاہ سلامت کے

درباریوں سے ہو کے بادشاہ تک رسائی ممکن ہو سکے گی جو نہ تو انبیاء کا طریقہ کار تھا نہ ہی آئمہ کا۔ چوتھا یہ کہ اگر چہ مراجع کرام تمام تر احتیاط کے بعد کسی قابل شخص کو اپنا وکیل مقرر کرتے ہیں لیکن پھر بھی قوی امکان موجود ہوتا ہے کہ جس طرح ایک مرجع کسی معاملے پہ دوٹوک بات کرسکتا ہے وکیل نہ کرسکے۔ الفاظ کا چناؤ وہ نہ ہو، وضاحت اس طرح سے نہ ہو، دلائل تسلی بخش نہ ہوں وغیرہ وغیرہ۔ پانچواں یہ کہ جس طرح ایک مرجع کسی ذاتی معاملے پہ راز داں ہوسکتا ہے، وکیل کبھی بھی نہیں ہوسکتا۔ چھٹا یہ کہ بعض اوقات وکلاء منصب وکالت مرجع کو اپنے ذاتی مقاصد اور آو بھگت کے لئے بھی استعمال کرتے پائے گئے ہیں۔

لیکن وکیل رکھنے کے فوائد بھی ہیں۔ جن میں ایک مرجع کا لاکھوں مقلدین سے ملنا ممکن نہیں ہوتا اور نہ ہی ہر کسی کا ذاتی حیثیت میں جواب دینا ممکن ہوتا ہے سو وکلاء مراجعین کی نمائندگی کرتے ہیں اور لوگوں کے مسائل حل کرتے ہیں۔ ہر کسی کی مراجعین تک رسائی ممکن نہیں ہوتی جبکہ وکلاء تک رسائی قدرے آسان ہوتی ہے۔ تیسرا یہ کہ انتظامی معاملات میں وکلاء کا ہونا کافی مفید ثابت ہوتا ہے۔ چوتھا یہ کہ مراجعین کا وقت انتہائی قیمتی ہوتا ہے۔

جیسا کہ عرض کیا پہلے کہ انگلیوں پہ اسوقت پوری دنیا میں صاحب رسالہ مراجعین گنے جاسکتے ہیں لہذا وکلاء صرف انتہائی ضروری بات ہی اپنے مرجع تک پہنچاتے ہیں لیکن اس میں وکیل کی صوابدید ہوتی ہے کہ کس مسئلے کو آگے پہنچائے اور کس کو نہیں۔ پانچواں یہ لوگوں کو خمس ادا کرنے میں آسانی ہوتی ہے۔ چھٹا یہ کہ مراجعین کے لئے درس وتدریس پہ وقت صرف کرنا آسان ہو جاتا ہے ورنہ تو وہ لوگوں کے مسائل حل کرنے ہی میں الجھے رہیں جو کہ انکا شرعی فریضہ ہے۔ ان تمام خصوصیات کو جانتے ہوئے بھی قبلہ نجفی صاحب نے آج تک کوئی وکیل نہیں رکھا اور اپنی رسائی عوام کے لئے انتہائی آسان بنادی۔

وہ بفضل خدا خود ایسی شخصیت کے مالک ہیں کہ کوئی انصاف پسند، ذی عقل گرویدہ ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ درس وتدریس، تحریر اور تقریر کے ساتھ ساتھ سارا سال عوام الناس سے رابطے میں رہنا انہیں غیر روایتی مرجع بناتا ہے۔ ورنہ عام طور پہ مراجع کرام خود کو حوزہ جات اور درس وتدریس تک ہی محدود

رکھتے ہیں ۔ایام محرم میں عوام الناس میں آتے ہیں، وکلاء کے ذریعے دنیا بھر کے مومنین سے رابطے میں رہتے ہیں اور انکے شرعی مسائل حل کرتے ہیں ۔عوام الناس سے دوری کا ایک سبب سیکیورٹی بھی ہوتا ہے لیکن قبلہ نجفی صاحب ان تمام خطرات کی پرواہ کئے بغیر عوام میں رہتے ہیں ۔قبلہ سے رابطہ ایک فون کی دوری پہ ہے۔

اس سلسلے میں ایک بڑی پیش رفت 2017 میں اس وقت ہوئی جب قبلہ برطانیہ تشریف لائے تو فیس بک پہ براہ راست سوال جواب لینے کا آغاز کیا۔ برمنگھم میں مقیم میر رجب صاحب اور میر ضمیر صاحب کے دولت خانے سے اس سلسلے کا آغاز ہوا جو قریبا ایک ماہ تک روزانہ کی بنیاد پہ برطانیہ کے مومنین کے تعاون سے چلتا رہا۔ دنیا بھر سے اردو بولنے والے قبلہ سے براہ راست انتہائی آسانی سے سوال کرتے اور انکو اسی وقت اسکا جواب مل جاتا۔ نہ وکیل کی ضرورت، نہ خط بھیجنے کی، نہ کوئی ای میل اور نہ ہی کوئی انتظار۔

قبلہ نجفی صاحب کو یہ طریقہ بہت پسند آیا اور کہا کہ پاکستان جا کے بھی یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ روزانہ کی بجائے ہر ہفتہ اور اتوار ایک گھنٹے کے لئے براہ راست یہ پروگرام کیا جانے لگا۔ نہ صرف پاکستان بلکہ انڈیا، برطانیہ، امریکہ، کینیڈا، جرمنی، فرانس، سعودی عرب اور دیگر یورپی و خلیجی ممالک سے لوگ سوال پوچھتے اور ان کے جوابات قبلہ اسی گھنٹے میں دے دیتے ۔میرے محدود علم کے مطابق، مرجعیت کی دنیا میں ایسا غیر روایتی انداز بھی ابھی تک سوائے آیت اللہ العظمی محمد حسین نجفی صاحب کے کسی نے نہیں اپنایا۔

خاکسار 2017 کے دورہ برطانیہ سے لے کر اب تک ہونے والے تقریبا تمام محافل مذاکرہ کی ریکارڈنگ یوٹیوب پہ ڈال چکا ہے ۔ یہاں اس بات کا تذکرہ کرنا بھی انتہائی ضروری ہے قبلہ نجفی صاحب اس پروگرام کو انتہائی زیادہ اہمیت دیتے ہیں ۔میں خود اس بات کو چشم دید گواہ ہوں کہ اپنی صحت، تھکاوٹ، بزرگی اور وسائل کی پرواہ کئے بغیر قبلہ اس ایک گھنٹے کے براہ راست پروگرام کا ہفتہ بھر انتظار کرتے تھے ۔اپنے کئی ذاتی انتہائی اہم کام اس ایک گھنٹے کے پروگرام کے لئے ترک کر دیتے تھے، کسی بھی سفر میں ہوں یا کسی اور کے دولت خانے پہ ہوں، حد درجہ کوشش

کرتے تھے کہ اس پروگرام میں تعطل نہ آئے۔

عمر کے اس حصے میں کہ جب بزرگی کے ساتھ بیماری کی وجہ سے بعض اوقات زبان بھی ساتھ نہیں دیتی اور حتی بعض مواقع ایسے بھی آئے کہ کچھ احباب نے یہ پروگرام صحت سے جڑے مسائل کی وجہ سے روکنا چاہا تو قبلہ نے ناراضی کا اظہار کیا۔قبلہ کی ہر ممکن یہ کوشش ہوتی کہ عوام الناس سے یہ سلسلہ جڑا رہے۔لوگوں کے بہت سے مسائل حل ہوتے ہیں۔قبلہ کے اس غیر روایتی عوامی تعلق اور محفل مذاکرہ کے سلسلے نے جہاں عوامی شعور بیدار کیا وہیں لوگوں کو سوال کرنے کی جرات اور یہ ہمت دی کہ ممبر حسین علیہ السلام سے محبت اہل بیت کے نام پہ ہر طرح کی خرافات قبول نہ کرو بلکہ اٹھو اور تحقیق کرو،سوال کرو۔آج ہم دیکھتے ہیں کہ قبلہ کی دی ہوئی یہ تربیت اور ہمت ہی کا نتیجہ ہے کہ اہل ممبر کو اب یہ احتمال ہوتا ہے کہ ممبر پہ پڑھی جانے والی روایت کا حوالہ بھی مانگے گی اور جواب بھی دینا ہوگا۔یہ شعور،یہ ہمت اور یہ آگاہی آیت اللہ العظمی محمد حسین نجفی کی غیر روایتی مرجعیت کا ہی ثمر ہے۔

قبلہ کے فتوے کے مطابق چونکہ سائم امام غیبت کبری میں معاف ہے اور پھر مجالس کی اجرت طے کرنے کو بھی حرام کہتے ہیں تو قبلہ کے معاشی حالات باقی مراجع کرام سے مختلف رہے۔گو کہ مراجع کرام اپنی حد تک تو سادگی کا مینار ہوتے ہیں لیکن خمس کی وجہ سے مالی معاملات،دینی مدارس اور تعلیم و تدریس کے حوالے سے خاصے تگڑے ہوتے ہیں۔جب کوئی کتاب لکھنا چاہیں تو طلاب کی ایک ٹیم ہوتی ہے جسے حکم دیا جاتا ہے کہ فلاں فلاں کتاب سے فلاں حصہ نکال لاو،پھر کتاب لکھی جاتی ہے،پھر انہی طلاب کے ذریعے ہی پروف ریڈنگ ہوتی ہے،حوالہ جات خصوصا انتہائی باریک بینی سے درست کیئے جاتے ہیں،کتاب چھپائی کے مرحلے تک پہنچتی ہے،بہترین جلد اور صفحہ لگایا جاتا ہے اور کتاب کتاب بینوں تک پہنچ جاتی ہے۔

مجالس مراجع کرام اسطرح سے نہیں پڑھتے جس طرح قبلہ نجفی صاحب پورا سال پڑھتے ہیں اور یوں سال بھر مجالس کا پڑھنا اور ہر مجلس کے آخر میں سوال و جواب کا سلسلہ رکھنا بھی انکا ایک غیر روایتی انداز ہے۔معاشی حالات کی بہتری،تحریر و تدریس کے لئے بھرپور وقت اور طلاب کی موجودگی میں وہ مشکلات نہیں آتیں جو قبلہ نجفی صاحب کے حصے میں آئیں۔ان کے آس پاس رہنے والے اساتذہ

اور طلاب سے معلوم ہوا کہ قبلہ کو تحریر کے لئے زیادہ تر وقت رمضان میں ملا کرتا تھا۔

ایک اور نایاب سنگ میل جو قبلہ کے غیر روایتی انداز کا عکاس ہے، وہ ہے ویڈیو توضیح المسائل کا ریکارڈ کروانا۔قبلہ نے تفہیم الاسلام کے نام سے ایک سیریز ریکارڈ کروائی، جس میں توضیح المسائل کے تمام موضوعات کا احاطہ کیا گیا۔میری بدقسمتی کہ یہ سیریز مجھے مکمل نہ مل سکی البتہ ابتک اس سیریز کے اڑتالیس (48) پروگرام جن کا دورانیہ تقریبا اڑتالیس گھنٹے ہے، میں اپنے یوٹیوب چینل پہ اپلوڈ کر چکا ہوں۔اس پروگرام کے ذریعے ہر اردو بولنے والا، جو پڑھنا لکھنا نہ جانتا ہو، کسی حد تک اپنے روزمرہ کے مسائل حل کر سکتا ہے۔

یہ وہ مرد آہن ٹھہرے ہیں جنہوں نے ایک ایسے معاشرے میں مرجعیت کو قائم کیا جہاں مرجع تو دور لوگ کسی عام مولانا کے سر پہ رکھے عمامے کو حقارت سے دیکھتے تھے۔جہالت کا بازار گرم تھا۔ایک طرف اپنی صفوں میں صوفیت اور شیخیت راج کر رہی تھی تو دوسری طرف شیعہ کافر کے نعرے لگ رہے تھے۔ایسے میں اس مرد علم نے میدان عمل میں نہ صرف اپنی تصانیف سے عقائد کے میدان میں مکتب اہل بیت کا دفاع کیا جس میں سب سے اہم کتاب احسن الفوائد ہے جس کا انگریزی زبان میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے بلکہ شیعہ کافر کا نعرہ لگانے والوں کو بھی تجلیات صداقت جیسی شہرہ آفاق کتاب لکھ کے ایسا جواب دیا کہ آج تک اسکا جواب نہیں دیا جاسکا۔

قبلہ نے تفسیر، حدیث، عقائد، مقتل، تاریخ، مناظرہ، امامت، نماز، رسومات، اصلاح المجالس، توضیح المسائل غرض ہر اس موضوع پہ قلم اٹھایا جس کی پاکستانی یا یوں کہوں کہ اردو بولنے والوں کو ضرورت تھی۔کتابیں فارسی یا عربی زبان میں موجود تھیں لیکن اردو بولنے والوں کے لئے وہ سہولت موجود نہ تھی کہ ہر عام اردو پڑھنے والا مکتب اہل بیت کی مستند کتابوں کا مطالعہ کر سکے۔عام روش یہ ہے کہ پہلے کتابوں کا عربی سے فارسی میں ترجمہ ہوتا ہے اور پھر فارسی سے اردو میں ترجمہ ہوتا ہے۔لیکن وسائل الشیعہ 20 جلدوں پہ مشتمل اردو میں موجود احادیث کا وہ ذخیرہ ہے جس کا عربی سے اردو میں ترجمہ کیا گیا۔اس کتاب کا ابتک مکمل ترجمہ سوائے اردو زبان کے کسی اور زبان میں موجود نہیں اور یہ کارنامہ آیت اللہ العظمی قبلہ محمد حسین نجفی نے ہی انجام دیا ہے۔لیکن ستم ظریفی دیکھئے کہ میں نے ایک

عمامہ پوش خطیب سے یہ سنا کہ قبلہ نجفی صاحب کو عربی نہیں آتی۔
جو قبلہ کو جانتے ہیں یا دینی حلقے میں اٹھتے بیٹھتے ہیں انکے لئے یہ پراپگینڈہ اور مخالفت کوئی نئی بات نہیں۔ پاکستان کے روایتی شیعوں میں غیر روایتی مرجع نے ہر طرح کی لعن طعن سہی، انکے کتاب خانے جلائے گئے، بعض مقامات پہ فائرنگ تک ہوئی لیکن پائے استقامت میں لغزش نہ آئی۔ دین خدا کو قرآن اور 14 کے فرمان کے مطابق عوام تک پہنچایا۔ یہ 2013 کی بات ہے غالبا۔ مانچسٹر میں ملک صابر مرحوم کے دولت خانے پہ قبلہ بہت سے مومنین کے ساتھ بیٹھے تھے اور غیر رسمی گفتگو جاری تھی۔اس محفل میں زیادہ تر بانیان مجالس بیٹھے تھے۔میں نے بتائے بغیر موبائل سے ویڈیو بنانا شروع کر دی۔گفتگو چل رہی تھی کہ سید اشتیاق کاظمی صاحب نے سوال کیا کہ میں سب مومنین سے سوال کرتا ہوں کہ آپ کے ممبر پہ ہر اہل، نااہل پڑھ لیتا ہے لیکن ایک قبلہ محمد حسین نجفی نہیں پڑھ سکتے۔ابھی سوال جاری تھا کہ قبلہ نے ہاتھ کا اشارہ کیا اور رکنے کا کہا اور فرمانے لگے۔
" مجھے اسکا کوئی دکھ نہیں ہوتا کہ کوئی مجھے بلاتا ہے یا نہیں۔میں سمجھتا ہوں میرا ایمان ابھی ناقص ہے۔مخالفت تو ہوئی لیکن مجھے روڑے (پتھر) تو نہیں مارے گئے۔میری بیٹیوں کے پردے بھی سلامت ہیں۔نبیوں کو تو لوگ پتھر مارتے تھے اور کہا کرتے تھے پاگل آگیا۔میرے ساتھ تو ایسا کچھ نہیں ہوا۔جس دن مجھے پتھر مارے گئے اس دن میں سمجھوں گا کہ میں نے کوئی کارنامہ انجام دیا ہے اور پھر غالب کا ایک شعر پڑھا کہ:

زمانہ بہت کم آزار ہے بجان اسد
ورنہ ہم تو توقع زیادہ رکھتے تھے

یہ ویڈیو بھی یوٹیوب پہ بھی موجود ہے۔۔ یہاں مجھے میرے انتہائی عزیز سید علی مرتضی نقوی کا ایک جملہ یاد آرہا ہے:
" آیت اللہ العظمی محمد حسین نجفی نے معیشت پہ شریعت کو، مقبولیت پہ مسئولیت کو اور مصلحت پہ جرات و شجاعت کو ترجیح دی"
اب اس مخالفت کی وجہ کیا ہے اس کے لئے ایک مکمل تحریر درکار ہے جس کا احاطہ اسوقت کرنا ممکن

نہیں ۔سادہ سا خلاصہ یہ کہ پتھر وہیں آتے ہیں جہاں پھل دار درخت موجود ہو۔ کچھ علمی اختلاف رہا تو کچھ مقامی خطبا کی جہالت اور جس نے بھی وار کیا ولایت امیر المومنین علیہ السلام کی آڑ میں وار کیا۔ جو ان مذہبی ٹھیکیداروں کا روز ازل سے وطیرہ رہا ہے۔ جب کوئی بات اور دلیل نہ بن پڑے تو مقصریت کا سہارا لینے لگے ۔میں اکثر علما سے یہ شکوہ کیا کرتا ہوں کہ آپ نے ہمیں علمی اختلاف رکھنے کا سلیقہ سکھایا ہی نہیں ورنہ آج یہ حالات نہ ہوتے ۔قبلہ نے اپنی کتب میں جن معاملات کی نشاندہی کی اور ڈٹے رہے، اگر علما نے انکا ساتھ دیا ہوتا تو آج توحید کے نام پہ کانفرنسز کرنے کی نوبت نہ آتی ۔ ماتم کرنا چاہئے کہ مولا علی علیہ السلام جیسے موحد امام کے پیروکاروں کو آج بھی توحید سمجھانا پڑ رہی ہے۔

ہم برصغیر کے رہنے والے عمومی طور پہ اغیار پسند ہیں، ہم نے ہمیشہ اپنوں کی بے قدری کی ۔ہم نے دین کو قرآن اور چودہ کے فرمان کی بجائے ایران اور عراق سے لیا۔جب بھی کسی غلط رسم یا عقیدے پہ کسی سے گفتگو ہو، تو یہ دلیل عام سننے کو ملتی ہے،او جی ایران میں بھی یہ ہوتا ہے، عراق میں یہ ہوتا ہے ۔ اسی کی ایک جھلک ہمیں مفسر قرآن ،فقیہ اہلبیت ، آیت اللہ العظمی قبلہ محمد حسین نجفی کے معاملے میں بھی ملتی ہے ۔ہمارا معاشرہ اور شیعہ قوم یہ تسلیم کرنے کو تیار ہی نہیں کہ ہم سے میں سے بھی کوئی مرجعیت تک پہنچ سکتا ہے ۔کوئی ہم میں بھی نائبِ امام ہوسکتا ہے ۔ ہم اپنی صحیح دلیل کو کسی غیر پاکستانی کے سامنے صرف اسلئے رد کر دیں گے کہ فلاں ایران سے ہے یا عراق سے ۔ یا اگر رد نہ بھی کریں تو اپنی سو فیصد صحیح دلیل پہ شک ضرور کریں گے ۔اللہ جانے ہم کب اپنوں کی قدر کریں گے ۔

انڈیا میں ایک شخصیت پیدا ہوئی آیت اللہ العظمی سید علی نقی نقن اعلی اللہ مقامہ، وہاں کے لوگوں نے اس نعمت خداوندی کی قدر نہیں کی اور آج ہمیں اس معاشرے میں اس پائے کا کوئی عالم نظر نہیں آتا۔ کچھ ایسا ہی معاملہ پاکستان میں آیت اللہ نجفی کے ساتھ ہوا، اللہ نہ کرے کہ سرزمین پاکستان میں ایسا قحط ہو۔ خدا کرے کہ ہم حق کو پہچانیں ۔ اگر اختلاف ہے بھی تو علمی انداز میں عزت و احترام کے ساتھ کریں ۔میں نے اس تحریر میں جتنا بھی لکھا، انتہائی اختصار کے ساتھ لکھا ورنہ بہت کچھ کہنے کو ہے ۔اس تحریر کا اختتام میں جون ایلیاء کے اس شعر اور شیعہ قوم سے اس شکوے کے ساتھ کروں گا۔

دل نے وفا کے نام پہ کارِ وفا نہیں کیا

خود کو ہلاک کرلیا، خود کو فدا نہیں کیا۔

دعا ہے کہ اللہ ہم پہ آیت اللہ قبلہ محمد حسین نجفی المعروف ڈھکو صاحب کا سایہ ہم پہ دراز کرے اور ہم امام وقت علیہ السلام کا ظہور دیکھیں۔ اللہ ہم سب کا میدان علم وعمل میں صدقہ محمد آل محمد حامی و ناصر رہے اور ہمارا خاتمہ بالخیر ہو۔ آمین۔

والسلام

محمد علی حاشر

11 ستمبر 2021، مانچسٹر، برطانیہ۔

نوٹ:

اس تحریر میں یوٹیوب چینل کا کئی جگہ ذکر ہوا، اسکا ایڈریس یہ ہے۔ متلاشی حضرات دیکھ سکتے ہیں۔

www.youtube.com/c/mahashir